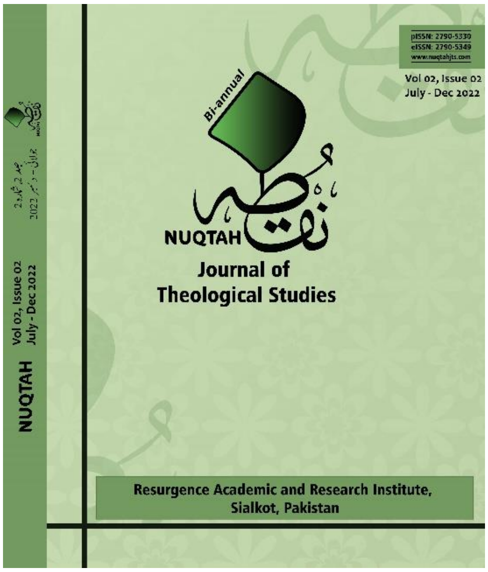

NUQTAH Journal of Theological Studies
Editor: Dr. Shumaila Majeed
(Bi-Annual)
Languages: Urdu, Arabic and English
pISSN: 2790-5330 eISSN: 2790-5349
https://nuqtahjts.com/index.php/njts

Published By:
Resurgence Academic and Research Institute, Sialkot (51310), Pakistan.
Email: editor@nuqtahjts.com

کفالت عامہ کا تصوّر (حکام وعوام کی ذمہ داریاں) سیرت النبی ﷺ سے رہنمائی

The Concept of Public Sponsorship (Responsibilities of the Authorities and the People) and way forward Guided by the Seerah of Prophet S.A.W

ڈاکٹر عبدالغفار
اسسٹنٹ پروفیسر/ HODشعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف اوکاڑہ، اوکاڑہ
ڈاکٹر تنویر قاسم
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور

Published online: 30th December 2022

View this issue

OPEN ACCESS

CC BY

Complete Guidelines and Publication details can be found at:
https://nuqtahjts.com/index.php/njts/publication-ethics

کفالت عامہ کا تصوّر (حکام وعوام کی ذمہ داریاں) سیرت النبی ﷺ سے رہنمائی

The Concept of Public Sponsorship (Responsibilities of the Authorities and the People) and way forward Guided by the Seerah of Prophet S.A.W

ABSTRACT

The purpose of the Islamic sponsorship system is to take some property from the rich people of the Islamic State in a legitimate way and support all the social and economic needs of the poor and the disabled Muslims and infidels. An important aspect of the life of the Holy Prophet (PBUH) is the support of family and society, but biographers in general have been very less inclined to it. In this chapter of Seerah, the qualities of the Prophet (PBUH) such as generosity, compassion and sympathy, and awareness of the rightful and benevolence, are clearly evident. In fact, by a bird's eye view of the blessed life of the Prophet (PBUH), this universal approach of the Prophet (PBUH) could be noticed.

The Prophet's Seerah and Ahadiths show the importance of public welfare and it also shows that this is the basic duty of an Islamic state. The Prophet (PBUH) took responsibility of education and sponsorship of the former children of Sayyida Khadijah (Rabaib al-Nabi) and the children of Sayyida Umm Salma (may Allah be pleased with them).

The paper is based upon library and qualitative research methods.

Keywords: Islamic sponsorship system, Kifalah, Sirah, Rabaib al-Nabi.

رسول کریم ﷺ کی زندگی کا ایک اہم اور خاص پہلو افراد خانہ اور افراد معاشرت کی کفالت ہے۔ جس کی طرف عام طور پر سیرت نگاروں کا رجحان بہت کم رہا ہے۔ سیرت نبوی ﷺ اور احادیث مبارکہ سے کفالت عامہ کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ریاست اسلامیہ کا یہ بنیادی فریضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾[1]

"اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے، اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔"

اسی کو معاشرتی تکافل کہتے ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰه شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾[2]

اسی طرح سورہ البقرہ 2:177 میں بھی اس کی تفصیلات موجود ہیں۔

تحقیق کا بنیادی سوال:

موجودہ سالوں میں ملک پاکستان کی معاشی صورت حال کافی کمزور ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کئی ایک بحرانوں کا بھی سامنا رہا جس میں زلزلے اور سیلاب نے کافی تباہی پھیلائی ہے۔ ان حالات میں متاثرہ افراد کی کفالت کا خاطر خواہ انتظام کرنے کی ضرورت ہے۔ تحقیق کا بنیادی سوال یہ ہے کہ عوام و حکام کی ذمہ داریاں کیا ہیں، کس طرح اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی جائے گی اور ان حالات میں سیرت

طیبہ ﷺ سے ہمیں کیا رہنمائی ملتی ہے ؟

کفالت کے معنی و مفہوم:

سب سے پہلے ہم کفالت کے لغوی و اصطلاحی معانی اور مفاہیم پر غور کرتے ہیں۔

کفالت ضامن ہونا، ذمہ داری اٹھانا، پرورش کرنا، اخراجات کا بوجھ اٹھانا اور خبر گیری کرنا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ذمہ داری اگر مال کی ہو تو کفالت بالمال ہے، کسی کی ذات کی ضمانت دی جائے تو یہ کفالت بالنفس ہے اور مخصوص افراد چند دوسرے مخصوص کی کفالت کریں، یہ کفالت خاصہ ہے۔ مثلا اولاد کی کفالت والدین پر، بیوی کی کفالت شوہر پر یتیم، بے سہارا اور معذور افراد کی کفالت ان کے اقرباء اور رشتہ داروں پر۔ اس کفالت کا تعلق انفرادی سطح کی کفالت سے ہے۔ کفالت کا دوسرا شعبہ "کفالت عامہ ہے۔ معاشرہ کے مختلف افراد مثلا بیوہ، مطلقہ، بے سہارا و معذور افراد کی کفالت کو اجتماعی سطح کی کفالت کہا جاتا ہے۔

کفالت کے قریب قریب لفظ تکافل کا بھی ہے۔ ڈاکٹر عصمت اللہ تکافل کی لغوی و اصطلاحی تعریف یوں کرتے ہیں۔: لفظ تکافل "کفالۃ" سے نکلا ہے اور کفالت ضمانت اور دیکھ بھال کو کہتے ہیں۔ جب یہ باب تفاعل میں آگیا تو اس میں شرکت کے معنی آگئے۔ لہذا اب تکافل کے معنی ہوئے "باہم ایک دوسرے کا ضامن بننا" یا" باہم ایک دوسرے کی دیکھ بھال کرنا"۔ تکافل ایک ایسا اسلامی انشورنس کا نظام ہے، جو باہمی تعاون و تناصر اور تجرع کے اصول پر مبنی ہے، جہاں تمام شرکا، رسک کو شیئر کرتے ہیں اور

اس طرح باہمی تعاون و تناصر کے طریقہ سے شرکاء مقررہ اصول وضوابط کے تحت ممکنہ مالی اثرات سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔"(3)

انبیاء ورسل کی بنیادی ذمہ داریوں میں بھی کفالت شامل ہے۔

یوسف علیہ السلام کی کفالت کا ذکر:

یوسف علیہ السلام نے قحط کے زمانہ میں شاندار حکمت عملی کے ذریعے اہل مصر اور قریبی ممالک کی کفالت کا انتظام کیا۔ نیز والد محترم اور دیگر اہل خانہ کو مصر بلا کر ان کی کفالت کی۔

ایوب علیہ السلام کی کفالت کا ذکر:

جناب ایوب علیہ السلام کے بارے میں آتا ہے کہ آپ کثیر العیال اور کثیر المال تھے انہوں نے نظام کفالت قائم کیا۔

"وكان بر تقيا رحيماً بالمساكين، يكفل الأمل والأيتام ويكرم الضيف ويبلغ ابن سبيل"(4)

موسیٰ علیہ السلام کی کفالت کا ذکر:

﴿وَ حَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ هُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ﴾(5)

"اور ہم نے پہلے سے ہی موسیٰ پر دائیوں کا دودھ حرام کر دیا تھا۔ اس وقت موسیٰ کی بہن نے کہا: کیا میں تمہیں ایسے گھرانے کا پتہ بتلاؤں جو تمہارے لئے اس (بچہ) کی پرورش کریں اور وہ (اس بچہ) کے خیر خواہ بھی ہوں؟"

سیدہ مریمؑ کی کفالت کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا

اور زکریا علیہ السلام نے مریمؑ کی کفالت کی۔

اہل عرب کی کفالت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بعثت کا اعلان فرمانے سے پہلے جسے زمانہ جاہلیت کہا جاتا ہے عرب کے چند قبائل میں نوزائیدہ بچیوں کو زندہ در گور کیا جاتا تھا مثلاً قبیلہ ربیعہ، بنو کندہ۔ قیس بن عاصم نے قبول اسلام سے پہلے آٹھ بیٹیوں کو زندہ در گور کیا تھا۔ ڈاکٹر جواد علی لکھتے ہیں کہ:

یہ رسم عرب کے ان لوگوں میں تھی جن پر دیہاتی پن غالب ہوتا تھا جبکہ اہل قریش اس رسم سے مکمل طور پر پاک تھے۔ اس کا سبب لکھتے ہیں کہ اس لیے قتل کرتے تھے کہ غیرت اور عار کیوجہ سے کوئی ہماری طرف نسبت نہ کرے کہ اس کی کوئی لڑکی ہے۔ دوسرا سبب یہ کہ غربت کہ ان کو کھلائے گا کون؟ جس طرح کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا﴾[6]

مگر جس چیز کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں کچھ ایسے صاحبان خیر بھی تھے جو اس کو غلط سمجھتے تھے مخالفت کرتے تھے مثلاً زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالی عنہ ایسے لوگوں کے گھروں میں جاتے، ایسی لڑکیوں کو اپنی بیٹیاں بنا کر لاتے اور کفالت فرماتے۔ بعد ازاں والدین کو واپس

کرتے یا خود ہی اچھا رشتہ تلاش کر کے نکاح کر دیتے۔ مؤرخین ان کو نصیر المرأة فی الجاهلية کے لقب سے پکارتے تھے۔ اسی طرح زید بن عمرو بن نفیل

اسی طرح صعصعہ بن ناجیہ نے زمانہ جاہلیت کی 300 بچیوں کو خرید کر زندہ در گور ہونے سے بچایا۔ (7)

عبد اللہ بن جدعان دور جاہلیت کا ایک بہت بڑا فیاض شخص تھا اور غرباء و مساکین کی کفالت کرتا تھا۔ اس کے ہاں ایک بہت بڑی دیگ ہر وقت کھانے کیلئے تیار رہتی تھی جو آئے اس برتن سے کھالے۔ نیز وہ مقروضوں کے قرض بھی اتارتا تھا، یہی وجہ ہے کہ ابن جدعان نے حرب فجار کی لڑائی، جو قرض کے لین دین پر ہوئی تھی، دونوں فریقین کے قرض اتار کر ختم کروائی۔ معاہدہ حلف الفضول جو مکہ مکرمہ میں امن وامان، عدل وانصاف کو قائم کرنے کیلئے کیا گیا تھا، وہ نا صرف اس کا میزبان بنا بلکہ اس نے اس کے انتظام وانصرام کے تمام اخراجات بھی برداشت کیے۔ اسی معاہدہ کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں بھی اس مکان میں اور اس معاہدہ میں شریک تھا اس معاہدہ کے مقابلے میں اگر مجھے سرخ اونٹ دیے جاتے تو ہرگز پسند نہ کرتا اور اگر آج بھی کوئی اس معاہدہ کیلئے بلائے تو تیار ہوں۔ (8)

رسول اللہ ﷺ کے خاندان کے افراد بھی خدمت انسانیت میں بڑا شوق رکھتے تھے۔ قصی بن کلاب جو "بنو عبد مناف" کے بانی، معمار شہر مکہ اور بیک وقت ان کے مقتداء، پیشواء اور حاکم تھے، ایام منیٰ میں حاجیوں کے کھانے پینے کا خاص اہتمام کیا کرتے تھے۔

ان ہی کے بیٹے ہاشم جو رسول اللہ ﷺ کے جد امجد تھے حالانکہ ان کا اصل نام "عمرو" تھا مگر سخاوت، فیاضی، غرباء و مساکین کی خدمت میں بہت مشہور تھے ہاشم لقب اس لیے پڑا کہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں سخت قحط آگیا جس سے لوگ کمزور اور لاغر ہو گئے تو ہاشم نے اونٹ ذبح کیے آٹا منگوا کر روٹیاں پکوائیں، شوربے میں بھگو کر لوگوں کو روٹیاں کھلاتے تھے۔[9] "ہاشم" صرف 25 پچیس سال میں انتقال فرما گئے۔

عبد مناف کے دوسرے بیٹے جن کا نام "مطلب" تھا یعنی مطلب بن عبد مناف کو اپنے گھر والوں کا وصیت کے ذریعے کفیل مقرر کر دیا، مطلب بن عبد مناف نے اپنے بھائی ہاشم جو عمر میں ان سے چھوٹے تھے، کی پہلی بیوی ہند بنت عمرو خزرجی کے ساتھ نکاح کیا اور اس کا سہارا بنے۔ اسی طرح ان کی دوسری بیوی سلمٰی بنت عمرو خزرجی جو مدینہ منورہ سے تھیں اس کے بطن سے ایک بیٹا بھی تھا جس کا نام عامر اور لقب "شیبۃ الحمد" تھا جو بعد میں "سردار عبد المطلب" کے نام سے مشہور ہوئے۔ مطلب بن عبد مناف آپ ﷺ کے دادا محترم کو بھی مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ لائے اور ان کے کفیل بنے۔ آپ ﷺ کے دادا محترم جناب عبد المطلب تو انسان تو کجا حیوانات کے بھی رکھوالے تھے۔ آپ کا لقب مطعم طیرالسماء یعنی آسمان کے پرندوں کو کھلانے والا تھا۔ اہل قریش کی یہ صفات سیرت و تاریخ کی کتب میں موجود ہیں۔

آپ ﷺ کی کفالت

آپ ﷺ نے اپنے آباؤ واجداد کی ان صفات کو نہ صرف جاری رکھا بلکہ اس سے بڑھ کر یہ فریضہ سرانجام دیا۔ نیک بزرگوں کی یہ صفت تھی کہ غار حرا میں عبادت بھی کرتے تھے اور مساکین اور محتاج لوگوں کو کھانا بھی کھلاتے تھے۔ اسی تسلسل میں رسول اللہ ﷺ ہر سال غار حرا میں عبادت کیلئے جاتے، مساکین وغرباء کو کھانا کھلاتے، بیت اللہ کا طواف فرماتے۔ انہی اوصاف حمیدہ کی بنا پر بوقت پہلی نزول وحی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ان الفاظ میں آپ ﷺ کو تسلی دی: "واللہ ما یخزیك اللہ ابداً" یعنی اللہ تعالیٰ آپ جیسے نیک عادات کے حامل شخص کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔

سیرت نبوی ﷺ اور احادیث مبارکہ سے کفالت عامہ کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ریاست اسلامیہ کا یہ بنیادی فریضہ ہے۔اس سلسلے میں آپ ﷺ کا فرمان ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالمِسْكِينِ، كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ» وَأَحْسِبُهُ قَالَ - يَشُكُّ القَعْنَبِيُّ «كَالقَائِمِ لاَ يَفْتُرُ، وَكَالصَّائِمِ لاَ يُفْطِرُ»[10]

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیواؤں اور مسکینوں کے لیے کوشش کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔“ قعنبی نے کہا: میرا گمان ہے کہ مالک نے کہا: بیواؤں اور مساکین کے لیے محنت و کوشش کرنے والا اس تہجد گزار کی طرح ہے جو سستی نہیں کرتا اور اس روزے دار کی

طرح ہے جو روزے نہیں چھوڑتا۔"

کفالت کی ایک صورت ایسی ہے جسے ہم بالواسطہ کفالت کا نام دے سکتے ہیں اور اس کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اس میں افراد و اشخاص، معاشرت و اجتماعات اور اقوام و ملل کی معاشی کفالت بھی شامل ہے۔ ۔اس کا آغاز آپ ﷺ کی پیدائش کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اس بالواسطہ کفالت سے سب سے پہلے ابو لہب کی لونڈی ثویبہ استفادہ کرتی ہے کہ ابو لہب اس کو آپ کی پیدائش کی خوشی میں آزاد کر دیتا ہے۔ اس کے بعد حلیمہ سعدیہ نے رسول اللہ ﷺ کے تعلق سے کیا کیا فیض پایا (جس کی تفصیل کتب سیرت میں موجود ہے) جو کہ کفالت کا ہی حصہ ہے۔

نبوی کفالتوں کے چشمہ فیضان سے دادا عبد المطلب اور چچا ابو طالب بھی سیراب ہوئے۔ جناب عبد المطلب کا آپ سے والہانہ لگاؤ صرف پوتے کی نسبت ہی سے نہ تھا بلکہ وہ آپ کی بے شمار برکتیں دیکھ چکے تھے۔ اسی طرح ابو طالب تو ہمیشہ آپ ﷺ کی کفالت و برکت کے معترف رہے، کہا کرتے تھے:"

محمد انک مبارک"(11)

جناب ابو طالب کی کفالت تو بالواسطہ اور بلاواسطہ دونوں طرح سے کی گئی۔ اس گھرانے کی کفالت کے لئے آپؐ کا بکریاں چرانا، تجارت کرنا اور مکہ میں خوشبو فروخت کرنا بہت واضح ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تجارت کو چار چاند بھی اسی بدر منیر کی بدولت لگے تو یہ بھی بعید از حقیقت نہیں ہے۔ اسی طرح یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ صرف سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نہیں بلکہ مکہ کے کئی

تاجروں کی تجارت کو فروغ آپ کی بدولت ہی ملا۔

آپؐ کی کفالت اور برکت سے نہ صرف انسانی معاشرے کا ہر گوشہ اور ہر فرد فیض یاب ہوا بلکہ جانوروں کو بھی آنحضورؐ کی کفالت و محبت سے حظ وافر ملا۔ نبی کریم ﷺ کی مکی اور مدنی دور کی وہ کفالتیں جو آپ نے بطور نبی یا حکمران کے فرمائی ہیں، کی تفاصیل کیلئے تو کئی دفتر درکار ہیں، جن میں سر فہرست مظلوم اور غلام مسلمانوں کو کفار کے شکنجہ استبداد سے چھڑانا اور نئے مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کرنا وغیرہ شامل ہے۔ کفالت نبوت کے حق دار بننے والوں میں سیدنا بلال، عامر بن فہیرہ، لبعینہ، زنیرہ، نہدیہ اور ام عبیس رضی اللہ تعالی عنہم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔[12]

ان کفالتوں میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا تعاون بھی بے مثال ہے جس کا ذکر رسول کریم ﷺ نے ان الفاظ میں کیا:«مانفعنی مال احد قط مانفعنی مال أبی بکر»[13]یعنی کسی کے مال نے کبھی مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا ہے۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ اعانت یقیناً اللہ کے دین کی خدمت تھی لیکن آقا علیہ السلام چونکہ قائد اور سربراہ تھے اور یہ ساری ذمہ داریاں آپ ﷺ نے ادا کیں اس لئے آپ سے ہی منسوب ہوں گی۔

مدنی دور کی نبوی کفالتوں کا احاطہ تحریر میں لانے کے لئے کئی تصانیف درکار ہیں، جن میں مہاجرین کی آباد کاری، خانوادہ نبوت کا قیام و طعام، اہل صفہ کی کفالت، مجاہدین، غازیان اسلام اور شہداء فی سبیل

اللہ کے ورثاء کی اعانت و کفالت سر فہرست تھی۔ غرض یہ کہ حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی نے بالواسطہ کفالت کو اس احسن انداز سے نبھایا کہ افراد، اقوام اور ملل کی آسودگیوں کا مناسب طور پر خیال رکھا۔ جس کی دوسری کوئی مثال تاریخ انسانیت پیش نہیں کرتی۔

تربیتِ اولاد (ربائب النبی ﷺ):

رسول کریم ﷺ نے ایسی اولاد جو آپ کی ازواج مطہرات کے پہلے خاوندوں میں سے تھی، جس کو ربائب النبی کہا جاتا ہے، تربیت و کفالت فرمائی۔ ازواج مطہرات کی مذکورہ بالا اولاد کی مکمل نگہداشت و پرداخت، تعلیم وتربیت اور کفالت وذمہ داری کا بار رسول اکرم ﷺ نے ہی برداشت کیا تھا اور اس حسن وخوبی کے ساتھ پرورش کی گئی تھی کہ ان میں سے ہر ایک صحابیت کے جلیل القدر منصب پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام کا داعی و مبلغ، میدان کارزار کا مجاہد، تعلیمات اسلامی اور ارشادات نبوی کا ناشر، مزاج نبوت کا رمز شناس اور زبان وبیان نبوی کا متبع و پیروکار نظر آتا ہے، جن میں تربیت نبویؐ کا مکمل عکس پایا جاسکتا ہے۔

زیر نظر مقالہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کی بلاواسطہ ان افراد کی کفالتوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو باقاعدہ طور پر آپ ﷺ کے گھر میں نبوت کے زیر سایہ رہے، جن کی تعلیم وتربیت کے آپؐ کفیل بنے اور انہیں آپ کی صحبت بابرکت میں رہ کر اطوار حیات کو سمجھنے اور حسن کردار وعمل سے مزین ہونے کا موقع ملا۔

حرم رسالت مآب ﷺ میں جن معزز خواتین کو داخل ہونے اور امہات المومنین کا شرف عظیم

حاصل کرنے کا تمغہ افتخار ملا، ان میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کو چھوڑ کر سب کی سب یا تو مطلقہ تھیں یا بیوہ۔ جن میں سے بعض بیویاں صاحب اولاد بھی تھیں۔[14] جن کی کفالت اور تربیت کا ذمہ حضرت محمد ﷺ نے قبول فرمایا تھا۔ اور وہ سب کے سب رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کے زیر نگرانی پروان چڑھے۔ ان تفاصیل سے نبی کریم ﷺ کا اپنی اولاد سے تعلق بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے ان خوش قسمت نفوس کی بھی اپنی اولاد کی ہی طرح پرورش اور تربیت فرمائی۔ جن کے اسماء کی تفصیل یہ ہے:

سیدہ ہند بن نباش بن زرارہ تمیمی، سیدہ ہالہ بن نباش، سیدہ طاہر بن نباش اور سیدہ ہند بنت عتیق بن عائذ مخزومی (سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بطن سے)[15]، سید سلمہ بن عبد اللہ بن عبد الاسد، سید عمر بن ابی سلمہ، سیدہ درہ بنت ابی سلمہ اور سیدہ زینب بنت ابی سلمہ (سیدنا ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بطن سے)[16]، سیدنا عبد الرحمن بن سکران بن عمرو (سیدہ سودہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بطن سے)[17]، سیدہ حبیبہ بنت عبد اللہ بن جحش (سیدہ رملہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بطن سے)[18]

محسن انسانیت اور معلم کائناتؐ نے ازواج مطہرات کے ساتھ آنے والی اولاد کی صرف کفالت ہی نہیں فرمائی بلکہ اپنے کریمانہ اخلاق، مشفقانہ طبیعت اور تعلیم و تربیت کی عظیم صلاحیت کے ذریعے ان فرزندان ازواج مطہرات کی جس طرح تربیت فرمائی اور ان کے احساس یتیمی کو دور کرنے کے لئے جس تعلق و وارفتگی، شفقت و محبت اور لطف و موانست کا اظہار کیا، وہ حیات طیبہ کا انمول حصہ ہے۔ آپؐ کا

ارشاد گرامی:«اکرموا اولادکم، واحسنوا أدبهم»(19)

"اپنی اولاد کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور انہیں حسن آداب سے آراستہ کرو۔"

«من عال جاريتين حتى تدركا، دخلت اناوهو فى الجنة كهاتين واشار بالسبابة والوسطى»(20)

"جس نے اس دنیا میں دو معصوم بچیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ دونوں سن شعور کو پہنچ جائیں تو وہ اور میں جنت میں اس طرح داخل ہوں گے اور اپنے ہاتھ کی درمیانی اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔"

سائلین کی کفالت و تربیت کا انتظام:

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ موڑا۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمھیں ایسے آدمی کی خبر نہ دوں جو سب سے بدتر ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا، بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«الذى يسآل بالله عزوجل ولا يعطى به» (21)

"جس سے اللہ کے نام پہ مانگا جائے اور وہ کچھ نہ دے

اس کے ساتھ ساتھ آپ نے گداگری (مانگنے) کی حوصلہ شکنی کی ہے:

«اليَدُ العُلْيَا خَيْرٌ مِنَ اليَدِ السُّفْلَى» (22)

"اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے"

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا ہو اور آپ نے دیا پھر ایک دفعہ مانگا تو آپ ﷺ نے دیا۔ پھر فرمایا حکیم! یہ دنیا کا روپیہ پیسہ دیکھنے میں خوشنما اور مزے میں شیریں ہے لیکن جو اس کو سیر چشمی سے لے' اس کو تو برکت ہوتی ہے۔ اور جو اس کو جان لڑا کر حرص کے ساتھ لے، اس میں برکت نہ ہو گی۔ اس کی مثال ایسی ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ اور اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نچلے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم کہنے لگے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! اس خدا کی قسم جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ میں آج کے بعد مرتے دم تک کسی سے بھی کچھ نہ مانگوں گا۔ (پھر آپ کا حال یہ رہا کہ) کہ سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ آپ کو سالانہ وظیفہ دینے کیلئے بلاتے تو وہ لینے سے انکار کر دیتے۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی اپنے دور خلافت میں ان کو ان کا وظیفہ دینے کیلئے بلایا تو بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ حاضرین سے کہنے لگے۔

"لوگو! تم گواہ رہنا! میں حکیم کو اس کا حق جو غنیمت کے مال میں سے دیتا ہوں وہ نہیں لیتا۔

"غرض رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کا اتنا پاس تھا کہ انہوں نے تاحینِ حیات سوال تو در کنار کسی سے کوئی بھی چیز قبول نہیں کی۔"(23)

ذمّیوں کی کفالت:

رسول اللہ ﷺ کی تربیت کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے کفالت عامہ پر خصوصی توجہ دی اور ایک صحیح اسلامی معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ ایک مرتبہ سیدنا عمر رضی اللہ تعالی

عنہ ایک مقام پر تشریف لے گئے، کیا دیکھتے ہیں ایک نابینا بوڑھا بھیک مانگ رہا ہے۔ دریافت کرنے پر پتا چلا کہ یہ یہودی ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے دریافت کیا تجھے کس چیز نے بھیک مانگنے پر مجبور کیا۔ اُس نے جواب دیا "جزیہ کی ادائیگی، معاشی ضروریات اور پیرانہ سالی نے" یہ سن کر آپ نے اُسکا ہاتھ پکڑا اور اپنے مکان پر لے گئے۔ جو کچھ موجود تھا اُس کو دیا اور پھر بیت المال کے خزانچی کے پاس پیغام بھیجا:

« انظر هذا وضرباءه، فوالله ما أنصفناه ان أكلنا شبيبته ثم نخذله عند الهرم {إنما الصدقات للفقراء والمساكين} (التوبة: ٦٠) والفقراء هم المسلمون، وهذا من المساكين من أهل الكتاب)، ووضع عنه الجزية وعن ضربائه »[24]

"یہ اور اس قسم کے دوسرے حاجت مندوں کی تفتیش کرو۔ اللہ کی قسم ہم اس کے ساتھ انصاف نہیں کر سکتے اگر اس کی جوانی کی محنت (بصورت جزیہ) تو کھائیں مگر اس کی پیرانہ سالی میں اسے بھیک مانگنے کیلئے چھوڑ دیں۔ اور میرے نزدیک یہاں فقراء سے مراد مسلمان مفلس ہیں (اور مساکین سے مراد اہل کتاب کے مساکین و فقراء ہیں) اور یہ سائل مساکین اہل کتاب میں سے ہے، اس کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کا جزیہ معاف کر دیا اور بیت المال سے اس کا وظیفہ شروع کر دیا۔"

اس باب میں بہت سارے حالات اور کارنامے کتب احادیث اور سیر میں موجود ہیں، جن کے مطالعہ سے ان نفوس قدسیہ کے اعلیٰ ترین اخلاق کا علم ہوتا ہے، جنہیں کاشانہ نبوت میں پروان چڑھنے اور آغوش رسالت میں پلنے اور بڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی، جن کی پرورش و پرداخت میں رحمت

عالم ﷺ کی شفقت و محبت، لطف و موانست، اور دانائی و حکمت کا بڑا حصہ سمٹ کر جمع ہو گیا ہے۔ یہ مخفی پہلو اس بات کا مستحق ہے کہ اسے سیرت النبی ﷺ کے پاکیزہ اور مقدس صفحات پر باقاعدہ جگہ دی جائے۔ جس کے مطالعہ سے سیدنا محبوب اقدس ﷺ کے طرز تعلیم و تربیت اور اصول اصلاح و درستگی کا انوکھا انداز سامنے آتا ہے، جسے کتاب زیست کا درخشندہ و تابندہ باب قرار دیا جا سکتا ہے۔ ان افراد کی پاکیزہ زندگیوں کے نقوش قدم پر چل کر، آج بھی کامرانی اور کامیابی سے سرفراز ہوا جا سکتا ہے۔

غلاموں کی کفالت:

اللہ تعالیٰ نے غلاموں کی آزادی کے بارے میں فرمایا﴿ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴾[25]

کسی (کی) گردن کا غلامی سے چھڑا دینا

رسول اللہ ﷺ نے غلاموں کی آزادی کی ترغیب دی اور آپ ﷺ کی ترغیب پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ نے غلاموں کو آزاد کر کے ان کی کفالت فرمائی۔ جن کی مجموعی تعداد 39322 بنتی ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ آخِرُ كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ»[26]

رسول اللہ ﷺ نے غلاموں کی ازدواجی کفالت کا بھی حکم دیا۔ اسی سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے سیدہ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ تعالی عنہا اور سیدہ جویرہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالی عنہا کو آزاد کر کے ،اس وقت نکاح فرمایا جب وہ مسلمانوں کے خلاف جنگوں میں باندیوں کے طور

پر گرفتار ہوئیں۔ آپ نے اپنے زیر کفالت غلام، زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ کا نکاح اپنی پھوپھی زاد سیدہ زینب رضی اللہ تعالی عنہا سے کیا۔ (27)

مقروض افراد کی کفالت کا حکم وترغیب:

رسول اللہ ﷺ نے مقروض افراد کی کفالت کی ذمہ داریاں بھی ادا کرنے کی ترغیب دلائی۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کا حکم دیتے ہیں:

﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَ اللّٰهُ يَقْبِضُ وَ يَبْصُۜطُ ۠ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾(28)

”کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے تو اللہ اسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر زیادہ دے ؟ اور اللہ ہی (لوگوں کا رزق) تنگ اور کشادہ کرتا ہے اور تمہیں اسی کے ہاں لوٹ کر جانا ہے۔“

اسی طرح رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

«مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ، أَوْ يَضَعْ عَنْهُ»(29)

مساکین کی کفالت کی ترغیب و تلقین:

رسول اللہ ﷺ مساکین سے بہت پیار کرتے تھے صحابہ کرام کو مساکین سے محبت اور پیار کا حکم دیتے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

«بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُدْعَى إِلَيْهِ الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ»(30)

اس دعوت ولیمہ کا کھانا بہت برا ہے جس میں امراء کو دعوت دی جائے اور مساکین کو ترک کر دیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے اہل محلہ کی کفالت کی ترغیب و تلقین فرمائی اور خدمت و دیکھ بھال احکامات جاری فرمائے، اسی طرح آپ نے مجاہدین اور شہداء کے گھروں کی بھی کفالت فرمائی۔[31]

خلاصہ بحث:

کفالت اور دیکھ بھال ریاست کی اولین ذمہ داری ہے۔ اسلام نے اس ذمہ داری کو بدرجہ اتم ادا کیا ہے۔ اسلام نہ صرف محروموں کی کفالت کی ترغیب دیتا ہے بلکہ اس عمل کو عبادت اور ایمان کے ساتھ جوڑتا ہے۔ اسلام کے نظام کفالت کا مقصد اسلامی ریاست کے صاحب ثروت افراد سے کچھ مال جائز طریقے سے لے کر غربا اور معذورین، کی بلا تمیز مسلم و کافر، تمام سماجی و معاشی حاجات کی کفالت کرنا ہے۔ رسول کریم ﷺ کی زندگی کا ایک اہم اور خاص پہلو افراد خانہ اور افراد معاشرت کی کفالت ہے۔ جس کی طرف عام طور پر سیرت نگاروں کا رجحان بہت کم رہا ہے۔ سیرت طیبہ کے اس باب سے رسول کریم ﷺ کی جود و سخاوت ہمدردی و غمگساری، حق داروں کی خبر گیری و خیر خواہی جیسے اوصاف حمیدہ واضح ہوتے ہیں۔ حقیقت میں رسول ﷺ کی سیرت طیبہ پر طائرانہ نگاہ ڈالنے سے آپ ﷺ کی کفالت اس طرح عالمگیر نظر آتی ہے۔ سیرت نبوی اور احادیث مبارکہ سے کفالت عامہ کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ریاست اسلامیہ کا یہ بنیادی فریضہ ہے۔ تربیتِ اولاد و ربائب النبی ﷺ

،خاندان کے افراد کی کفالت، سائلین کی کفالت وتربیت کا انتظام، ذمّیوں کی کفالت، غلاموں کی کفالت، مقروض افراد کی کفالت کا حکم وترغیب، مساکین کی کفالت کی ترغیب و تلقین، اس موضوع کے اہم ترین پہلو ہیں۔ ان کے مطالعے سے عہد نبویؐ کے نظام معیشت کے نمایاں خدوخال واضح ہوتے ہیں، جو غربت کے خاتمہ کے لیے نمایاں کردار ادا کرسکتے ہیں۔

سفارشات:

1. انفرادی اور اجتماعی سطحوں پر عوام الناس کی زندگیوں کو متوازن بنانے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔ جس میں مضبوط معاشی پالیسیاں بنانا ممد ومعاون ثابت ہوسکتا ہے۔
2. تعلیم وتربیت کو ہم آہنگ کرنے کے لیے قومی نصاب کو مرتب کرتے ہوئے مؤثر اقدامات بروئے کار لائے جائیں، جو کورس اہداف ومقاصد متعین کیے جائیں اس کے حصول کے لیے مؤثر طریقہ کار وضع کیا جائے۔
3. والدین کی آگاہی کے لیے مختلف پروگرام تشکیل دیئے جائیں۔
4. سماج میں کفالت عامہ کے نظام کو مؤثر بنانے کے لیے افراد کی تربیت کی ضرورت ہے جس کے لیے سکولز، کالجز، یونیورسٹیز، مدارس اور مساجد کے افراد مل کر لائحہ عمل تیار کرسکتے ہیں۔
5. گداگری کی مذمت کی جائے اور اس کی روک تھام کے لیے مؤثر، قانونی اقدامات کیے جائیں۔
6. دیہات، قصبہ، یونین کونسل کی سطح پر زلزلہ اور سیلاب میں بے گھر ہونے والے افراد کا (Data

(Collect) کیا جائے اور پھر اسی مقدار سے انکے لیے گھر تعمیر کیے جائیں۔

7. یونین کونسل کی سطح پر باقاعدہ کفالتی نظام کو منظم کیا جائے اور پائیدار لائحہ عمل بنایا جائے۔

مصادر اور مراجع:

1 البقرہ 3:2۔
Al-Baqrah 2:3.

2 المائدہ 2:5۔
Al-Maedah 5:2.

3 ڈاکٹر مولانا عصمت اللہ، تکافل کی شرعی حیثیت (کراچی: ادارہ المعارف، 2010ء)75۔
Dr. Maulana Ismat Allah, Takāful kī Shar ī Hasiat, (Karachi: Al Maārif, 2010)75.

4 ابو محمد الحسین البغوی، معالم التنزیل (بیروت: داراحیاء التراث العربی، 1420ھ)3/302 ۔
Abu Muhammad Al-Hussein Al-Baghawī, M'alam Al-Tanzīl (Beirut, Dar Ihya al-Turath al-Arabī, 1420 AH) 3/302.

5 القصص 28 :12۔
Al-Qasas 28:12.

6 جواد علی، المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، (بیروت: دار الساقی، 2001) 5/91۔
Jawād Alī, al-Mufasal fī Tarīkh al-Arab qabl al-Islam, Tanzīl (Beirut, Dar al-Saqī, 2001) 5/91.

7 ابن حجر عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ (بیروت: دار الھلال، س-ن)3/430۔
Ibn Hajar, 'Asqalanī, Al-Isaba fī Tamyīz Al-Sahaba، (Beirūt: Dār al-Hilāl, nd) 3/430.

8 ابو عبدالملک ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، (بیروت: داراحیاء التراث العربی، 1995ء)2/210 ۔
Abu Abd al-Malik Ibn Hisham, Al-Sīrah al-Nabawiyah (Beirut, Dar Ihya al-Turath al-Arabī, 1995) 2/210.

9 احمد بن یحی البلاذری، انساب الاشراف (بیروت: دار الفکر، 1996ء) 58/1۔
Ahmad bin Yahya al-Baladhrī, Ansab al-ashrāf, (Beirut, Dar al-Fikr, 1996)1/58.

10 محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، باب الساعی علی المسکین، رقم الحدیث:1328۔
Muhammad bin Ismail Al Bukhārī, Al-Jami' Al-Ṣaḥīḥ, Bab al-sa'ī 'alā al-masakīn, Hadith 1328.

11 محمد بن سعد، الطبقات الکبریٰ، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۰ء)1/120۔
Muḥammad bin Saʿd, Ṭabaqāt al-Kubrā, (Beirūt Dār al-Kutub al- 'Ilmiyyah, 1990) 1/120.

12 ڈاکٹر حمید اللہ، رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی، (کراچی: مسافر خانہ بندروڈ، س-ن)۴۷۔
Dr Hamīdullah, Rasool Akram SAW kī Siyasī Zindagī, (Karachi: Musafir Khana Band Road, nd) 47.

13 مولانا صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم، (لاہور: مکتبہ سلفیہ، س-ن)130۔

Maulana Safī ar Rahmān Mubārakpūrī, Al-Rahīq Al-Makhtūm (Lahore: Maktaba Salafīya, 2003) 130.

14 محمد بن عیسیٰ ترمذی، الجامع الترمذی (لاہور: دار السلام، س۔ن) رقم الحدیث: ۳۶۶۱۔
Muhammad bin Isa'a Tirmidhī, Al-Jami' al-Tirmidhī, Hadith no. 3661.

15 محمد شریف اشرف، نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب، (لاہور: اے مشتاق پرنٹرز، س۔ن) ۲۳۷۔
Muhammad Sharīf Ashraf, Nabī Karīm SAW k 'azīz wa Aqareb, (Lahore: A Mushtaq Printers, nd) 237.

16 مقالات سیرت نبویؐ، (بہاولپور: اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور،)۱/۲۸۸۔
Maqalat Sīrat Nabvī, (Bahawalpur: Islamia University, Bahawalpur)1/288.

17 محمد شریف اشرف، نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب، ۲۳۷۔
Muhammad Sharīf Ashraf, Nabī Karīm SAW k 'azīz wa Aqareb, 237.

18 ایضاً، ۲۳۴۔
Ibid, 234.

19 محمد بن یزید ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۳۶۷۱۔
Muḥammad ibn Yazīd al-Qazwinī, Sunan Ibn Mɑ̄jɑ̄h, Hadith no. 3671.

20 البخاری، الجامع الصحیح، الادب المفرد، رقم الحدیث: ۸۹۴۔
Al-Bukhārī, Al-Jami' Al-Ṣaḥīḥ, Al-Adab Al-Mufard, Hadith no. 894.

21 امام احمد بن شعیب نسائی، سنن النسائی، کتاب الزکوۃ، باب من یسئل باللہ عزوجل ولا یعطی بہ، رقم الحدیث ۲۵۷۱۔
Imām, Ahmad Bin Shoaib Nasāī , Sunan Al-Nasāī, Kitāb-al-Zakāt, Bab man Yas'al bi Allah wazza wa jal wa la yu'ta bi hi, Hadith, 2571.

22 البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الزکوۃ، باب لا صدقۃ الا عن ظھر غنیً، رقم الحدیث: ۱۴۲۹۔
Al-Bukhārī, Al-Jami' Al-Ṣaḥīḥ, Kitab al-Zakah, Bab la sadaqah illa 'an Zahr Ghina, Hadith no. 1429.

23 البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الوصایا' باب تاویل قول اللہ تعالیٰ من یعد وصیۃ توصون بھا او دین، رقم الحدیث ۲۷۵۰۔
Al-Bukhārī, Al-Jami' Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb-al-Wasaya, Bab Tawil Qawl Allah Ta'la Man Yu'ad Tusoon bi ha aw Dain, Hadith no. 2750.

24 امام محمد، کتاب الآثار، فضائل صحابہ، رقم الحدیث: ۸۵۲۔
Imam Muhammed, Kitab Al-Athar, Kitab fadail al-Sahaabah, Hadith no. 852.

25 البلد، ۹۰:۱۳۔
Al-Bald, 90:13.

26 ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، ابواب الوصایا، باب ھل اوصیٰ رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث: 2698۔
Ibn Mɑ̄jɑ̄h, Sunan Ibn Mɑ̄jɑ̄h, Abwab al-Wasaya, Ban Hal Awsa Rasul Allah SAW, Hadith no. 2698.

27 مزید مطالعہ کے لیے: البخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب تعلیم الرجل امتہ واہلہ، رقم الحدیث، 154۔
For more details see: Al-Bukhārī, Al-Jami' Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb-al ilam, Bab Talim al-Rajul Amata hu wa ahla hu, Hadith no.154.

28 البقرہ 2:245۔
Al-Baqarah 2:245.

29 امام مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب المساقات، باب فضل انظار المعسر، رقم الحدیث: 2896۔
Imam Muslim ibn Ḥajjāj, Sahih Muslim, Kitab al-Masaqat, Bab Fazal Anzar al Mu'sir, Hadith no. 2896.

30 البخاری، الجامع الصحیح، کتاب النکاح، باب من ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ، رقم الحدیث: 1432۔
Al-Bukhārī, Al-Jami' Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb-al Nikah, Bab man Tarak al-Dawah Faqad 'Asa Allah wa rasulah, Hadith no. 1432.

31 مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الجہاد، باب فضل من جھر غازیا۔
For more details see: Al-Bukhārī, Al-Jami' Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb-al-Jihad, Bab man Jahaz Ghaziya.